فقہ واجتہاد

حافظ عمران ایوب لاہوری

آدابِ طہارت اور چند جدید مسائل

ٹائلٹ پیپر، کموڈ اور یورینل کا استعمال وغیرہ

اسلام پاکیزہ مذہب ہے اور پاکیزگی و صفائی ستھرائی کو ہی پسند کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کتاب وسنت میں متعدد مقامات پر طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس کے دلائل میں سے چند آیات واحادیث حسبِ ذیل ہیں:

① ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ (المدثر:۴)

''اپنے کپڑے پاک رکھیں اور گندگی سے احتراز کریں۔''

② ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ (المائدۃ:۶)

''اگر تم جنبی ہو تو طہارت حاصل کرو۔''

③ ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲۲۲)

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔''

حدیثِ نبویؐ ہے کہ

④ «الطهور شطر الإيمان» (مسلم:۲۲۳)

''طہارت وصفائی نصف ایمان ہے۔''

⑤ «لا تقبل صلاة بغير طهور» (مسلم:۲۲۴)

''طہارت (یعنی وضو) کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

⑥ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور دریافت کیا کہ اے بلالؓ! کس عمل کی بدولت تم مجھ سے جنت میں سبقت لے گئے؟ یقیناً میں نے گذشتہ شب جنت میں اپنے سامنے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔تو حضرت بلالؓ نے کہا: اے اللہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ! میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعتیں ادا کیں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوا (یعنی میں بے وضو ہوا) تو میں نے اُسی وقت وضو کرلیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِسی کے بدلے (تمہیں یہ فضیلت عطا کی گئی ہے)'' (صحیح الترغیب از البانی:۲۰۱)

آدابِ قضاے حاجت

چونکہ ہمارا عنوان قضاے حاجت سے متعلق ہے، اس لئے آئندہ سطور میں قضائے حاجت کے چند آداب ذکر کئے جارہے ہیں:

① اگر انسان آبادی میں ہے تو بیت الخلا میں داخل ہوجائے اور اگر فضا یا صحرا وغیرہ میں ہے تو اس قدر دور نکل جائے کہ نظروں سے اوجھل ہوجائے۔ (بخاری:۳۶۳، ابوداؤد:۱)

② تمام محترم اور مقدس اشیا، مثلاً قرآن یا اللہ کے نام سے منقش انگوٹھی وغیرہ اپنے آپ سے علیحدہ کرلینی چاہیے، جیسا کہ نبی ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت اپنی انگوٹھی (جس پر 'محمد رسول اللہ' کا نقش تھا) اُتار دیا کرتے تھے۔ (ابوداود:۱۹، بیہقی:۱/۹۰)

تاہم اگر ایسا کرنے سے قرآن (یا دیگر مقدس اشیا) کے چوری یا ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہو تو انہیں اپنے لباس میں ہی کہیں چھپا لینا چاہیے۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة:۴/۴۰)

③ قضائے حاجت کیلئے پردہ میں ستر چھپا کر بیٹھنا چاہیے۔ (ترمذی:۱۴، ابن ماجہ:۳۳۷)

④ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

''بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ''

(صحیح الجامع الصغیر:۳۶۱۱، بخاری:۱۴۲)

⑤ قبلہ رو ہوکر یا قبلہ کی جانب پشت کرکے نہیں بیٹھنا چاہیے، البتہ اگر کوئی بیت الخلا میں ہے اور بیت الخلا ہی قبلہ رخ بنا ہوا ہے تو اُمید ہے کہ ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(بخاری:۳۹۴، ابوداؤد:۱۳)

⑥ گھاٹ پر، شاہراہِ عام پر اور سائے کے نیچے قضاے حاجت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(ابوداود:۲۶، إرواء الغلیل:۶۲)

⑦ غسل خانہ میں پیشاب کرنا جائز نہیں۔ (ابوداود:۲۸)

www.KitaboSunnat.com

⑧ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(مسلم:۲۸۱)

⑨ جس روایت میں کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے، وہ ثابت نہیں۔ (إرواء الغلیل:۵۵)

⑩ بوقتِ ضرورت کسی برتن وغیرہ میں بھی پیشاب کیا جاسکتا ہے۔(ابوداود:۲۴)

⑪ دورانِ قضاے حاجت کسی قسم کا کلام نہیں کرنا چاہیے۔(السلسلة الصحيحة:۳۱۲۰)

⑫ نہ تو دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا چاہیے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا چاہیے۔ (ابوداود:۸، احمد:۲/۲۴۷)

⑬ استنجا کے لئے پانی استعمال کرنا افضل ہے۔ (ترمذی:۱۹، ابوداود:۴۴)

⑭ اگر تین پتھر یا ڈھیلے استعمال کر لئے جائیں تو وہ بھی کفایت کرجاتے ہیں۔(ابوداود:۴۰)

⑮ گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا جائز نہیں۔(ابن ماجہ:۳۱۶)

⑯ خوراک یا کسی قابل احترام چیز سے استنجا کرنا جائز نہیں۔(مسلم:۴۵۰)

⑰ کوئلے سے استنجا کرنا بھی صحیح حدیث کی رو سے ممنوع ہے۔(صحيح الجامع الصغیر:٦٨٢٦)

⑱ بلا ضرورت شرمگاہ کو دیکھنا درست نہیں۔(ابوداود:۴۰۱۷)

پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب واجب ہے۔(مسلم:۲۹۲)

⑳ جس روایت میں ہے کہ رسول ﷺ نے (دورانِ قضاے حاجت) ہمیں بائیں پاؤں پر وزن دے کر بیٹھنے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے، وہ ضعیف ہے۔(بیہقی:۱/۹۶)

㉑

بیت الخلا سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے: «غُفْرَانَكَ» (ابوداود:۳۰)

وجوبِ طہارت کی شرائط

بدن، لباس یا کسی جگہ پر غلاظت لگی ہو تو اسے صاف کرنا واجب ہے، لیکن اہل علم نے اس وجوب کے لئے کچھ شرائط مقرر کی ہیں جن میں سے چند اہم حسبِ ذیل ہیں:

① اسلام: کافر پر طہارت واجب نہیں، کیونکہ اس پر اسلام کے احکام تب نافذ ہوں گے، جب وہ اسلام میں داخل ہوگا، جبکہ وہ ابھی اسلام سے خارج ہے۔ اس کے لئے پہلے

اسلام قبول کرنا ضروری ہے۔

② عقل: کیونکہ جو شخص پاگل یا بے ہوش ہے یا نشہ کی حالت میں ہے، وہ اس قابل ہی نہیں کہ طہارت کا حکم سمجھ سکے۔

③ بلوغت: نابالغ بچہ مکلّف نہیں ہوتا، اسلئے اس پر طہارت واجب نہیں، البتہ مستحب ضرور ہے۔

④ نیند، نسیان اور اکراہ کی عدم موجودگی: کیونکہ اگر کوئی سو جائے یا بھول جائے یا اسے مجبور کیا گیا ہو تو ایسا شخص بالاتفاق مکلّف نہیں۔

⑤ کسی مُطہِّر کا وجود: یعنی پاک کرنے والی کوئی چیز مثلاً پانی یا مٹی وغیرہ موجود ہو۔

⑥ استطاعت: انسان میں اس کے استعمال کی قدرت و طاقت بھی موجود ہو۔

⑦ نجاست لگی چیز کو اس قدر دھویا جائے کہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ باقی نہ رہے، کیونکہ ان تینوں میں سے کسی ایک چیز کی موجودگی بھی اس بات کا ثبوت ہوگی کہ عین نجاست کا کوئی جز ابھی موجود ہے، لہٰذا ان کے ختم ہونے تک نجس چیز کو دھونا یا کسی اور طریقے سے پاک کرنا ضروری ہے۔

طہارت کن اشیا سے حاصل کی جاسکتی ہے؟

❶ طہارت حاصل کرنے کا اصل ذریعہ پانی ہے، کیونکہ کتاب و سنت میں طہارت کے وصف کے ساتھ پانی کو ہی مختص کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا﴾ (الفرقان:۴۸)

''اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اُتارا ہے۔''

اور حدیث میں ہے کہ

«الماء طهور لایُنجِّسه شيئ» (ابوداود:٦٧)

''پانی پاک کرنے والا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی سے اس وقت طہارت حاصل کی جاسکتی ہے، جب اس میں کوئی پلید چیز نہ ملی ہو، جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ

''پانی پاک ہے، الا کہ اس کی بو، ذائقہ اور رنگ پلید چیز گرنے سے بدل جائے۔''

(بیہقی:۱/۲۹، دار قطنی:۱/۲۸)

اس روایت کی سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے۔ (فیض القدیر:۲/۳۸۳)

اگرچہ یہ روایت کمزور ہے، لیکن اس کے معنی ومفہوم کے صحیح و قابل عمل ہونے پر اجماع منعقد ہوچکا ہے۔ (الإجماع لابن منذر:ص۳۳، المجموع للنووي:۱/۱۱۰)

اگر پانی کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے متغیر ہوچکا ہو تو وہ اگرچہ خود تو پاک ہی رہتا ہے لیکن پاک کرنے والے وصف سے عاری ہوجاتا ہے، کیونکہ شریعت نے ہمیں جس پانی سے طہارت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے، وہ صرف ماءِ مطلق ہی ہے۔

❷ اگر پانی میسر نہ ہو تو پاک زمین سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے جس میں مٹی، ریت اور پتھر وغیرہ سب اشیا شامل ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (النساء:۴۳)

''تمہیں پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔''

حدیثِ نبویؐ ہے کہ

«جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا» (بخاری:۳۳۵)

''میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، چاہے دس سال اسے پانی نہ ملے، جب پانی حاصل ہوجائے تو اپنے جسم کو اس سے صاف کرے۔'' (ابوداود:۳۳۲)

❸ زمین دو طرح سے پاک ہوتی ہے:

نمبر۱: یہ کہ اس پر پانی بہا دیا جائے جیسا کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم دیا۔ (بخاری:۲۲۱)

نمبر۲: یہ کہ سورج یا ہوا کی وجہ سے زمین خشک ہوجائے حتیٰ کہ نجاست کا اثر بھی زائل ہوجائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے، کیونکہ اس پر وہ وصف ہی باقی نہیں رہا جس وجہ سے اس کے نجس ہونے کا حکم لگایا گیا تھا۔

④ اگر کنوئیں میں نجاست گر جائے اور اس کے اوصافِ ثلاثہ میں سے کوئی وصف تبدیل

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے اتنا پانی نکال لیا جائے جس سے تغیر ختم ہوجائے اور پانی اپنی اصل حالت پر واپس آجائے۔ یہ یاد رہے کہ اصل مقصود پانی میں واقع تغیر کا زائل کرنا ہے، وہ کم پانی نکالنے سے ہو یا زیادہ نکالنے سے یا بغیر نکالنے کے ہی۔ کنوئیں کا پانی کم یا زیادہ ہونے میں بھی کوئی فرق نہیں۔

⑤ ایسی اشیا جن میں مسام (یعنی سوراخ واجزا وغیرہ) نہ ہوں، مثلاً شیشہ، چھری، تلوار، ناخن، ہڈی اور روغنی برتن وغیرہ، وہ اس قدر (زمین یا کسی اور چیز پر) رگڑنے سے پاک ہوجاتی ہیں کہ جس سے نجاست کا اثر زائل ہوجائے۔

⑥ واضح رہے کہ جن اشیا کو پاک کرنے کا کوئی خاص طریقہ شریعت سے ہمیں ملتا ہے اُنہیں اسی طرح پاک کیا جائے گا، مثلاً جوتی پر لگی نجاست کے متعلق حدیث میں ہے کہ اِسے زمین پر رگڑ کر پاک کیا جائے۔ (ابوداود:٦٥)

❶ ٹائلٹ پیپر سے استنجا کا حکم

افضل یہ ہے کہ پانی سے استنجا کیا جائے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (التوبہ:١٠٨) اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ كانوا يستنجون بالماء

''وہ پانی کے ساتھ استنجا کرتے تھے۔'' (ابوداود:١٤٤)

پانی کے ساتھ استنجا کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اظہارِ محبت کرتے ہوئے آیت نازل فرما دینا اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ پانی سے ہی استنجا کرنا افضل ہے۔

◉ علامہ عینیؒ رقم طراز ہیں کہ ''پانی (سے استنجا کرنا) افضل ہے، کیونکہ یہ نجاست کی ذات اور اثر کو زائل کردیتا ہے۔'' (عمدۃ القاری:٢/٢٧٦)

یہاں یہ بات یاد رہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کے افضل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف پانی کے ساتھ ہی استنجا کرنا واجب ہے۔ شیخ امین اللہ پشاوری فرماتے ہیں کہ

«ولا يجب الاستنجاء بالماء كما يظنه العوام»

(فتاویٰ الدین الخالص:١/٣٨٦)

www.KitaboSunnat.com

''پانی کے ساتھ استنجا کرنا واجب نہیں ہے، جیسا کہ عوام یہ گمان رکھتے ہیں۔''

لہٰذا پانی کے علاوہ ڈھیلوں کا استعمال بھی مباح و درست ہے اور عہدِ رسالت میں نبیؐ اور صحابہ کرامؓ اکثر اوقات انہی سے استنجا کیا کرتے تھے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ نبیؐ نے قضاے حاجت کیلئے جاتے ہوئے حضرت ابن مسعودؓ کو تین پتھر لانے کا حکم دیا۔ (بخاری:۱۵۲)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبیؐ نے پانی کے علاوہ مٹی کے ڈھیلوں سے ہی بالآخر کیوں استنجا کیا؟ یہی بات پیش نظر رکھتے ہوئے ریسرچ کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ مٹی میں نوشادر (Ammonium Chloride) اور اعلیٰ درجے کے دافع تعفن اجزا موجود ہیں۔

◉ ڈاکٹر ہلوک لکھتے ہیں کہ

''ڈھیلے کے استعمال نے سائنسی اور تحقیقی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے، کیونکہ مٹی کے تمام اجزا جراثیموں کے قاتل ہیں۔ جب ڈھیلے کا استعمال ہوگا تو پوشیدہ اعضا پر مٹی لگنے کی وجہ سے ان پر بیرونی طور پر لگے تمام جراثیم مرجائیں گے۔ بلکہ تحقیقات نے یہاں تک ثابت کردیا ہے کہ مٹی کا استعمال شرمگاہ کے کینسر (Cancer of Penis) سے بچاتا ہے۔''

(سنتِ نبویؐ اور جدید سائنس:۱/۱۹۱)

معلوم ہوا کہ محسن انسانیتؐ نے پانی کے علاوہ ڈھیلوں کا حکم یونہی نہیں دیا، بلکہ اس لئے دیا کہ اس میں اُمتِ مسلمہ کے لئے بے شمار فوائد مضمر تھے۔ تاہم اہل علم نے پانی اور ڈھیلوں کے سوا ہر اس پاک چیز سے بھی استنجا کی اجازت دی ہے جو طہارت و نظافت میں ان کے قائم مقام ہو اور نجاست کا اثر زائل کردے۔ امام شوکانیؒ رقم طراز ہیں کہ

''(قضاے حاجت کرنے والے پر) تین ڈھیلوں یا ان کے قائم مقام کسی پاک چیز سے استنجا کرنا لازم ہے۔'' (الدّرر البهية: باب قضاء الحاجة)

◉ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''شارع نے جس چیز کے استعمال کی اجازت دی ہے، اس کے ساتھ استنجا کا حکم اس لئے ہے کہ نجاست کا اثر مٹ جائے اور اس کی ذات ختم ہوجائے اور شارع نے جس چیز کے ساتھ استنجا کرنے سے منع کیا ہے وہ (اس عمل میں) کفایت کرنے والی نہیں اور جس سے منع نہیں کیا، اگر وہ چیز محترم نہ ہو اور نہ ہی اس کا استعمال مضر ہو تو وہ کفایت کرجائے گی۔''

www.KitaboSunnat.com

(السیل الجرار:۱/۲۰۲)

◉ نواب صدیق حسن خانؒ فرماتے ہیں:

''استنجا ہر ایسی جامد، پاک،(نجاست کی) ذات کو زائل کردینے والی چیز سے جائز ہے جو پتھر کے قائم مقام ہو اور نہ تو وہ چیز قابل احترام ہو اور نہ ہی کسی حیوان کا جز ہو، مثلاً لکڑی، کپڑے کا ٹکڑا، اینٹ اور ٹھیکری وغیرہ۔'' (الروضة الندية :۱/۱۱۰)

◉ امام ابن قدامہؒ بیان کرتے ہیں:

''لکڑی ، کپڑا اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے صفائی کی جاسکے ،وہ (استنجا میں) پتھروں کی مانند ہی ہے، یہی صحیح مذہب ہے اور اکثر اہل علم کا قول بھی ہے۔'' (المغنی:۱/۲۱۳)

◉ سید سابق مصری رقم طراز ہیں کہ

''پتھر اور اس کے ہم معنی ہر جامد، پاک، نجاست مٹا دینے والی غیر محترم چیز سے استنجا کیا جاسکتا ہے۔'' (فقہ السنۃ:۱/۲۶)

◉ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نقل فرماتے ہیں کہ

''پانی یا پتھر اور اس کی مثل ہر جامد پاک، (نجاست) زائل کردینے والی غیر محترم چیز، مثلاً (درخت کا) پتہ، کپڑے کا ٹکڑا، لکڑی اور ٹھیکری وغیرہ سے استنجا ہوجاتا ہے۔''

(الفقه الإسلامي وأدلته:۱/۱۹۵)

◉ شیخ امین اللہ پشاوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''اور ان رومالوں سے بھی استنجا کرنا جائز ہے جو (بطورِ خاص) اسی لئے تیار کئے جاتے ہیں۔'' (فتاویٰ الدین الخالص:۱/۳۸۶)

مذکورہ علما نے ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ نبیؐ نے تین پتھروں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا نہ کیا جائے۔ (ابوداود:۴۱، مسلم:۱/۲۲۳، کتاب الطہارۃ) ان کا کہنا ہے کہ اگر آپؐ کا مقصود پتھر اور اس کے قائم مقام ہر چیز کے ساتھ استنجا کی اجازت دینا نہ ہوتا تو آپ کبھی ہڈی اور گوبر کو بطورِ خاص مستثنیٰ نہ کرتے۔ اس استثنا سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ تمام اشیا سے استنجا کیا جاسکتا ہے۔

ٹائلٹ پیپر ایک ایسا نرم ملائم اور لطیف کاغذ ہے جو اہل یورپ کی ایجاد ہے اور اسے خاص

www.KitaboSunnat.com

طور پر استنجا کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ گذشتہ بحث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ٹائلٹ پیپر کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن یہ یاد رہے کہ اس پیپر کی تیاری میں جو مختلف قسم کے کیمیکلز استعمال کئے جاتے ہیں، وہ انتہائی مہلک ہیں۔ ان سے جلدی امراض (Skin Diseases) اگیزیما (Eczema) اور جلد میں رنگت کی تبدیلی کے امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ اس وقت تمام اہل یورپ یہی پیپر استعمال کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں اخبارات نے یہ خبر شائع کی کہ اس وقت یورپ میں شرم گاہ کے مہلک امراض خاص طور پر کینسر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسکے سدباب کے لئے جب تحقیقی بورڈ بیٹھا تو اس بورڈ کی رپورٹ صرف دو چیزیں تھیں کہ ٹائلٹ پیپر کا استعمال کرنا اور پانی کا استعمال نہ کرنا۔ (سنتِ نبوی اور جدید سائنس: ۱/۱۹۱)

ٹائلٹ پیپر کے استعمال کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں:

① مستقل استعمال

② پانی اور مٹی کی غیر موجودگی میں استعمال

درج بالا مضر اثرات ونتائج کی وجہ سے اسے مستقل استعمال کرنے سے اجتناب ہی بہتر ہے۔ تاہم اگر اس کے استعمال سے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو یا اس کے بعد پانی استعمال کرلیا جائے یا پانی اور مٹی کی غیر موجودگی میں اسے استعمال کیا جائے تو اُمید ہے کہ ایسا کرنے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم!

❷ کموڈ (Commode) کی شرعی حیثیت

کموڈ سیٹ نما فلش ہے، جس پر بیٹھ کر قضاے حاجت کی جاتی ہے۔ آج کل اس کا استعمال دفاتر، ہوٹلز، ایئرپورٹس اور یونیورسٹیز سے لے کر گھروں تک عام ہوتا چلا جارہا ہے۔

اس کی شرعی حیثیت سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس پر بیٹھ کر قضاے حاجت کرتے ہوئے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا انتہائی مشکل ہے اور یہ بات محتاجِ دلیل نہیں کہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب بہرصورت واجب ہے۔ اور یہ اُصول ہے کہ جو چیز کسی واجب کی تکمیل کے لئے ناگزیر ہے، وہ بھی واجب ہے، یعنی اگر پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب کموڈ

www.KitaboSunnat.com

سے بچنے میں ہی ہے تو کموڈ سے بچنا بھی واجب ہے۔

تاہم اس کے جواز کی ایک صورت ہے کہ اگر اس پر بیٹھ کر قضاے حاجت کے دوران نجاست یا پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا یقینی ہو تو ہمارے علم کے مطابق کوئی اور ایسا سبب نہیں جس بنا پر اسے ناجائز قرار دیا جائے۔

البتہ بہتر اور صحت بخش طریقہ وہی ہے جو فطری ہے اور جسے محمد ﷺ نے اپنایا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق اگر اس فطری طریقے کے مطابق قضاے حاجت کے لئے بیٹھا جائے تو اپنڈے سائیٹس (Appendesitis)، دائمی قبض، بواسیر (Piles)، گردوں کے امراض، گیس، تبخیر اور بدہضمی وغیرہ جیسے امراض ختم ہوجاتے ہیں۔ (سنتِ نبویؐ اور جدید سائنس: ۱/۱۹۰)

علاوہ ازیں ایک روایت میں ہے کہ حضرت سراقہ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ

”علَّمنا رسول الله في الخلاء أن نقعد على اليسرٰى وننصب اليمنٰى“

”رسول اللہ ﷺ نے قضاے حاجت کی تعلیم دیتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ ”ہم بائیں پاؤں پر وزن دے کر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں (یعنی اس پر کم بوجھ ڈالیں)“ (بیہقی: ۱/۹۶)

اگرچہ سنداً اس روایت میں ضعف ہے، لیکن اس میں مذکور طریقہ قضائے حاجت حکمت سے خالی نہیں، جیسا کہ اس روایت کی شرح کرتے ہوئے مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے بائیں پاؤں پر بیٹھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ انسان کا معدہ بائیں طرف ہوتا ہے۔ بائیں پاؤں پر بیٹھنے سے اخراجِ فضلہ میں سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔“ (شرح بلوغ المرام: ۱/۹۳)

لامحالہ یہ فائدہ بھی انسان کو تب ہی حاصل ہوسکتا ہے، جب وہ کموڈ پر نہیں بلکہ ٹائلٹ پر قضاے حاجت کررہا ہو، کیونکہ کموڈ پر اس طرح بیٹھنا ممکن ہی نہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قضائے حاجت کے لئے سب سے بہتر فطری طریقہ کے مطابق عام ٹائلٹ کا استعمال ہے، لیکن اگر کموڈ کی بھی کہیں ضرورت پیش آجائے اور پیشاب کے چھینٹوں

www.KitaboSunnat.com

سے اجتناب ممکن ہو تو اس کا استعمال گوارا کیا جا سکتا ہے۔

۳ یورینل (Urinal) کے استعمال کا حکم

یورینل اس ظرف کو کہتے ہیں جو بطورِ خاص مریضوں کے پیشاب کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اس کی ضرورت تب ہی پیش آتی ہے جب مریض اُٹھ کر باتھ روم تک جانے کی قوت وطاقت نہ رکھتا ہو۔ یقیناً ایسی صورت میں مریض باتھ روم جانے کا مکلّف نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنے کام کا ہی مکلّف ٹھہرایا ہے جتنے کی اس میں استطاعت موجود ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرۃ:۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

ایک اور آیت میں ہے کہ

﴿فَاتَّقُوْا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:۱۶)

''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔''

اور حدیث ہے کہ «إذا أمرتكم بشيئ فأتوا منه ما استطعتم» (بخاری:۷۲۸۸)

''جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کر لیا کرو۔''

نیز ایک صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ بیماری کی حالت میں چارپائی پر ایک لکڑی سے بنے برتن میں ہی پیشاب کر لیا کرتے تھے، جیسا کہ اس حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ

«كان للنبي قدح من عيدان تحت سريره يبول فيه بالليل» (ابوداود:۲۴)

''نبیؐ کے پاس لکڑی کا ایک برتن تھا جسے آپ نے اپنی چارپائی کے نیچے رکھا ہوتا تھا اور آپؐ رات کو اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کی شرح میں علامہ شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں کہ

''نبیؐ حالت مرض میں ایسا کیا کرتے تھے۔'' (عون المعبود:۱/۳۰)

معلوم ہوا کہ مریض کے لئے یورینل کا استعمال مباح و جائز ہے، البتہ ہوش مند مریض کے لئے پیشاب کے بعد استنجا کرنا ضروری ہے۔ اگر پانی سے استنجا ممکن نہ ہو تو مٹی کے ڈھیلے استعمال کرے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ٹشو پیپر سے ہی استنجا کرے۔

www.KitaboSunnat.com